بسم اللہ الرحمن الرحیم

کراماتِ اولیا کے منکر کے ساتھ ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہئے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی شخص اولیاے کرام کی کرامات کا انکار کرے تو ہمارا اس شخص کے ساتھ کیسا رویہ ہونا چاہئے؟

جواب

کرامات اولیا حق ہیں، اور قرآن وسنت سے ثابت ہیں، اولیاء اللہ کی کرامات کا انکار کرنا بدمذہبی وگمراہی ہے اور بدمذہب کے متعلق شریعت مطہرہ کا حکم یہ ہے کہ ان کی صحبت اختیار کرنا، ان کے ساتھ کھانا پینا، ان کی غمی وخوشی میں شریک ہونا وغیرہ سب منع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدمذہبوں کی صحبت سے دور رہنے کا حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: "فإیاکم و إیاھم، لا یضلونکم، ولا یفتنونکم" یعنی اپنے کواُن سے دُور رکھواور اُنھیں اپنے سے دور کرو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (صحیح مسلم، باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء والاحتیاط فی تحملھا، ص 13، دارالکتب العلمیۃ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق یہاں تک فرمایا کہ: "إن مرضوا فلا تعودوھم، وإن ماتوا فلا تشھدوھم" یعنی اگر وہ بیمار ہوجائیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شریک نہ ہو۔ (سنن ابی داوٗد، رقم الحدیث 4691، ص 738، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

اس کے علاوہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت میں مزید اتنا اضافہ ہے کہ: "وإن لقیتموھم فلا تسلموا علیھم" یعنی اگر تم ان سے ملو، تو سلام نہ کرو۔ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث 92، ص 27، دار ابن کثیر)

ایک حدیث مبارکہ میں ہے "فلا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تؤاکلوھم ولا تناکحوھم" یعنی نہ تم اُن کے پاس بیٹھو، نہ ان کے ساتھ پیو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ اور نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرو۔ (کنز العُمّال، رقم الحدیث 32468، ج 11، ص 529، مؤسسۃ الرسالۃ)

شرح المقاصد للتفتازانی میں کرامات اولیاء کے منکرین کے بارے میں ہے: "وانکارھا لیس بعجیب من اھل البدع والاھواء اذلم یشاھدوا ذٰلک من انفسھم قط ولم یسمعوا بہ من رؤسائھم الذین یزعمون انھم علی شیء مع اجتھادھم فی امور العبادات واجتناب السیئات فوقعوا فی اولیاء اللہ تعالی اصحاب الکرامات یمزقون ادیمھم ویمضغون لحومھم لا یسمونھم الا باسم الجھلۃ المتصوفۃ ولا یعدونھم الا فی عداد آحاد المبتدعۃ۔۔۔۔ ولم یعرفوا ان مبنی ھذا الامر علی صفاء العقیدۃ ونقاء السریرۃ واقتفاء الطریقۃ واصطفاء الحقیقۃ"

ترجمہ: بدعتیوں اور گمراہوں کی طرف سے کرامات کا انکار کوئی عجیب بات نہیں کیونکہ نہ تو انہوں نے اپنے اندر کبھی ایسی باتیں دیکھی ہیں، نہ اپنے ان پیشواؤں سے اس کا ذکر سنا ہے جن کے بارے میں وہ، عبادات میں ان کی محنت اور گناہوں سے ان کے اجتناب کی بنا پر، یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ بھی کسی مقام پر فائز ہیں، چنانچہ وہ بدعتی، صاحبِ کرامات اولیاء اللہ کی عیب جوئی میں پڑ گئے، ان کے گوشت نوچنے اور ان کی کھال ادھیڑنے لگ گئے، اور وہ ان کو محض جاہل صوفی کہتے ہیں اور ان کو محض بدعتی شمار کرتے ہیں اور وہ یہ نہ جان سکے کہ اس معاملے کی بنیاد عقیدے کی پاکیزگی، باطن کی صفائی، طریقت کی پیروی اور حقیقت کے انتخاب پر ہے۔ (شرح المقاصد للتفتازانی، ج 3، ص 328، النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "کرامات اولیاء کا انکار گمراہی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 14، ص 324، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "کرامت اولیا حق ہے، اس کا منکر گمراہ ہے۔ مردہ زندہ کرنا، مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا، مشرق سے مغرب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا، غرض تمام خوارقِ عادات اولیاء سے ممکن ہیں، سوا اس معجزہ کے جس کی بابت دوسروں کے لیے ممانعت ثابت ہو چکی ہے۔ جیسے قرآن مجید کے مثل کوئی سورت لے آنا یا دنیا میں بیداری میں اللہ عزوجل کے دیدار یا کلام حقیقی سے مشرف ہونا، اس کا جو اپنے یا کسی ولی کے لیے دعویٰ کرے، کافر ہے۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 1، ص 269 تا 271، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5262

تاریخ اجراء: 14 صفر المظفر 1448ھ/29 جولائی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net